

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کی لئے دو چیزیں اتاری (۱) قرآن (۲) حدیث۔ قرآن کی طرح اللہ نے حدیث بھی نازل فرمائی ہے اور دونوں کو قیامت تک باقی رہنے کی بشارت دی ہے اور دونوں پر عمل کرنے والوں کو کامیاب بنایا ہے۔

اللہ رب العالمین نے جس وحی کو ”مَتْلُو“ یعنی تلاوت کی جانے والی کہا، اور جس کی تلاوت میں اجر و ثواب بھی ہے وہ ”قرآن“ ہے۔ اور جو وحی ”غَيْرَ مَتْلُو“ ہے وہ حدیث ہے۔

(۱) نبی ﷺ کی اطاعت

ارشاد بانی ہے

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

(الحشر: ۵۹)

رسول تم کو جو کچھ دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کر دیں اس سے رک جاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

وَيَغْفِرَ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

آپ کہہ دیجئے! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اطاعت کرو واللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اللہ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(آل عمران: ۳۱)

محبت رسول ﷺ کا دعویٰ کر کے کامیابی کا ڈنکا پیٹنے والوں کو سوچنا چاہیے کہ وہ اللہ کے رسول ﷺ کی حدیثوں پر عمل کرتے ہی نہیں جو کہ کامیابی کی پہلی اور بنیادی شرطوں میں سے ہیں۔ اور ایک شخص جس سے محبت کرتا ہے تو اس کی اطاعت بھی کرتا ہے اور کی باتوں کے آگے کسی کی بات کو نہیں آنے دیتا لیکن یہ کیسی محبت کہ دعویٰ۔

(۲) سب سے بہتر حدیث اللہ کا کلام ہے۔

اللہ رب العالمین کی بات یعنی قرآن کو بھی اللہ تعالیٰ نے خود حدیث کہا ہے۔ جیسا کہ بے شمار مقامات پر ہے: (سورہ جاثیہ ۲۵: ۶، مرسلات ۷۷: ۵۰، کہف ۱۸: ۶، طور ۵۲: ۳۴، واقعه ۵۶: ۸۱، قلم ۶۸: ۲، نساء ۷۷: ۸، نجم ۵۳: ۵۹)

ارشاد الہی ہے :

اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ.

(الزمر: ۲۳)

اللہ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے۔

(۳) حدیث، اللہ کے رسول کے کلام کو بھی کہتے ہیں۔

وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَرْوَاحِهِ حَدِيثًا

(التحریم: ۶۶)

اور جب بنی نے اپنی بعض عورتوں سے ایک پوشیدہ بات کہی۔

(۴) نبی ﷺ کے کلام میں حدیث کا استعمال۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ : قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ : لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّ لَا يَسْأَلُنِي عَنْ

هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلَ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ

أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا اے اللہ کے رسول قیامت کے دن آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! مجھے یقین تھا کہ اس حدیث (بات) کے بارے میں تم سے پہلے کوئی بھی سوال نہیں کرے گا کیونکہ میں نے تمہیں اس حدیث ”بات“ کے بارے میں بہت زیادہ دلچسپی اور شوق رکھنے والا پایا قیامت کے دن میری شفاعت کا حقدار وہ ہوگا جس نے لا الہ الا اللہ پورے خلوص دل اور خلوص نفس سے کہا ہوگا۔ (بخاری: کتاب العلم: ۹۶۷)

(۵) صحابہ کے الفاظ میں حدیث

صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اللہ کے رسول ﷺ کے قول کو حدیث ہی کہا کرتے تھے۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ لِرُؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمِ مِنَ الشَّيْطَانِ

فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ حِينَ يَسْتَيْقِظُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

وَيَتَعَوَّذُ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَإِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا أَثْقَلَ عَلَى مِنَ الْجَبَلِ

فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فَمَا أَبَالِيَهَا

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ اچھے خواب اللہ کی طرف سے اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں تو جب تم میں سے کوئی شخص ایسی چیز دیکھے جو نا پسندیدہ ہو تو جیسے ہی اسکی نیند کھلے تین مرتبہ تھو کے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اگر وہ ایسا کرے گا تو وہ خواب اس کو کچھ بھی نقصان نہ پہنچائے گا۔ ابو سلمہ کہتے ہیں میں ایسے خواب دیکھتا تھا جو مجھ پر پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری لگتے تھے جب سے مجھے یہ بات (حدیث) معلوم ہوئی تب سے میں نے اس کی فکر چھوڑ دی ہے۔

(بخاری: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ: ۵۴۱۵)

(۶) حدیث کا اصطلاحی معنی :

الْحَدِيثُ مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ : قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ تَقْرِيرٍ

أَوْ صِفَةٍ خَلْقِيَّةٍ أَوْ خُلُقِيَّةٍ أَوْ سِيرَةٍ سَوَاءً كَانَ قَبْلَ الْبُعْثَةِ أَوْ بَعْدَهَا .

حدیث اس تذکرہ کو کہتے ہیں جس میں نبی ﷺ کے قول فعل تقریر یا خلقی یا سیرت کا تذکرہ ہو چاہے وہ بعثت سے پہلے کی ہو یا بعثت کے بعد کی۔

(السنن ومکاتھانی النشریح الاسلامی ص ۴۷)

(۷) اہل اصول کی نظر میں حدیث کا مطلب :

مَا نُقِلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ تَقْرِيرٍ .

نبی ﷺ کے قول فعل اور تقریر میں سے جو بھی منقول ہو کر آئے اس کو حدیث کہتے ہیں۔

(السنن ومکاتھانی النشریح الاسلامی ص ۴۷)

قول

عَنْ ابْنِ عُمرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ :

((بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

وِإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ))

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ ۱- اس بات کی گواہی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ ۲- نماز قائم کرنا۔ ۳- زکوٰۃ دینا۔ ۴- حج کرنا۔ ۵- رمضان کا روزہ رکھنا۔ (احمد، متفق علیہ، نسائی، ابن عمر رضی اللہ عنہ) (صحیح ۲۸۴۰ صحیح الجامع۔)

فعل

عَنْ عَائِشَةَ كَانِ النَّبِيُّ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النَّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فجر کی نماز میں اذان اور اقامت کے درمیان دو ہلکی پھلکی رکعت نماز پڑھتے تھے۔ (بخاری: الاذان: الاذان بعد فجر، ابوداؤد، نسائی، ترمذی)

تقریر

عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ (رَجُلًا

يُصَلِّي بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ : صَلَاةُ الصُّبْحِ رَكَعَتَانِ

فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكَعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو فجر کی نماز کے بعد دو رکعتیں مزید پڑھتے ہوئے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فجر کی نماز میں تو صرف دو ہی رکعت ہے آدمی نے کہا اللہ کے رسول میں فجر کی سنت جو فرض سے پہلے ہے نہیں پڑھ سکا تھا۔ اس لئے میں نے اس کو اب پڑھ لیا۔ اللہ کے رسول ﷺ یہ سن کر خاموش رہے۔ (صحیح ابوداؤد: ۱۱۲۸)

پیدائشی صفت

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا مَسَسْتُ حَرِيرًا وَلَا دِيبَاجًا

أَلَيْنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ وَلَا شَمِمْتُ رِيحًا قَطُّ أَوْ عَرَفًا قَطُّ

أَطْيَبَ مِنْ رِيحٍ أَوْ عَرَفٍ النَّبِيُّ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ریشم و دیباچ کو بھی نہیں پایا اور نہ ہی کوئی خوشبو میں نے ایسا سونگھا جو رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے زیادہ اچھی ہو۔ (بخاری، مسلم، ۳۳۶۸، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، احمد، موطاء، دارمی)

اخلاقی صفات

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ سَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ بااخلاق تھے۔ (بخاری: الکلیۃ للصحیح ۶۲۰۳، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

سیرت

عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُولُ

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ : وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةٌ أَعْبُدُ وَأَمْرَانِ وَأَبُو بَكْرٍ

ہمام کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس صرف پانچ غلام، دو عورتیں اور ابو بکرؓ کو دیکھا۔
(بخاری: ۳۴۶۰: المناقب)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خَدِيجَةَ حَتَّى مَاتَتْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں کسی سے بھی شادی نہیں کی یہاں تک ان کی وفات ہوگئی۔
(مسلم: فضائل الصحابة: فضائل خدیجہؓ: ۲۳۳۶)

بعثت سے پہلے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (أَتَاهُ جَبْرِيلُ

وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَّامَانِ فَأَخَذَهُ فَصَرَعَهُ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ فَاسْتَخْرَجَ الْقَلْبَ

فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عِلْقَةً فَقَالَ هَذَا حِطُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ

ثُمَّ لَأَمَهُ ثُمَّ أَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ وَجَاءَ الْغُلَّامَانِ يَسْعَوْنَ إِلَى أُمِّهِ يَعْنِي طُفْرَهُ

فَقَالُوا إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوهُ وَهُوَ مُنْتَفِعُ اللَّوْنِ قَالَ أَنَسٌ وَقَدْ كُنْتُ أَرَى أَثَرَ ذَلِكَ الْمَخِيطِ فِي صَدْرِهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ حضرت جبریلؑ آئے اور رسول اللہ ﷺ کو پکڑا اور زمین پر گر دیا اور آپ کا دل سینہ پھاڑ کر نکالا اور دل سے خون کا ایک ٹوٹھرا نکالا اور کہا کہ یہ آپ کے اندر شیطان کا حصہ تھا۔ پھر دل کو سونے کے ایک پلیٹ میں رکھ کر زمزم کے پانی سے دھلا۔ پھر اسکو جوڑ دیا اور اسکی جگہ میں لگا دیا نف کر دیا اور بچے دوڑتے ہوئے اپنی ماں کے پاس آئے اور کہنے لگے محمد ﷺ کو قتل کر دیا گیا ہے یہ بن کروہ لوگ جلدی سے آپ کے پاس گئے آپ کو دیکھا تو آپ کا چہرہ بدلا ہوا تھا حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں اس سلائی ٹانگہ کا نشان آپ کے سینہ میں دیکھتا تھا۔
(مسلم: الايمان: الاسراء رسول اللہ ﷺ الی السماوات وفرض الصلوات)

حکما قولی فعلی تقریری حدیث اصل میں رسول اللہ ﷺ کے اقوال افعال اور تقریر کو کہتے ہیں دونوں میں فرق اتنا ہے کہ صحابہ جس میں رسول اللہ ﷺ کی طرف نسبت ناکریں اس حدیث کو حکما قولی فعلی اور تقریری کہتے ہیں اور جس میں نسبت کر دیں اسے قولی فعلی اور تقریری کہتے ہیں جس کی مثالیں آ رہی ہیں۔

حکمی قولی کہلانے والی حدیث کی مثال

عَنْ أَنَسٍ قَالَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حجر اسود جنت سے آیا ہے۔
(احمد: انس رضی اللہ عنہ) نسائی: ابن عباس) صحیح ۳۱۷۷: صحیح الجامع)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

(الَّذِينَ بَدَلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا) قَالَ هُمْ وَاللَّهُ كُفَّارُ قُرَيْشٍ

قَالَ عَمْرُو (ابن دينار الأثرم: التابعي) هُمْ قُرَيْشُ

وَمُحَمَّدٌ (نِعْمَةُ اللَّهِ)

(وَأَحْلَوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ) قَالَ النَّارُ يَوْمَ بَدْرٍ

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قول (جن لوگوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل ڈالا) اس سے مراد اللہ کی قسم کفار مشرکین ہیں عمرو بن دینار اثرم تابعی کہتے ہیں کہ اس سے مراد قریش ہیں۔ اور محمد ﷺ اللہ کی نعمت (اور انہوں نے اپنی قوم کو ہلاکت میں ڈال دیا) فرمایا اس سے مراد بدر کے دن کی آگ مراد ہے۔
(بخاری: اعجاز قل ابی جمل: ۳۹۷۷)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةَ
(لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ) فِي قَوْلِ الرَّجُلِ
لَا وَاللَّهِ وَبَلَى وَاللَّهُ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قرآن کی آیت (لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ) انسان اس قول کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ ”لا واللہ اور اللہ“ یعنی اللہ کی قسم ایسا نہیں ہے یا اللہ کی قسم ایسا ہی۔
(بخاری: تفسیر القرآن ۳۶۱۳)

حکمی فعلی کہلانے والی حدیث کی مثال

عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ كَانَ آخِرُ أَذَانِ بِلَالٍ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ .

حضرت اسود کہتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے آخری اذان کے الفاظ یہ تھے۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ۔
(نسائی: الاذان) قال الشيخ الالبانی: صحیح الاسناد۔

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ
كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوُتْرِ
حَتَّى يَأْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهِ

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ترکی ایک رکعت یا دو رکعت پر سلام پھیرتے تھے یہاں تک اپنی ضروریات کا حکم دیتے تھے۔
(بخاری: الجمعہ ما جاء فی الوتر ۹۹۱)

حکمی تقریری کہلانے والی حدیث کی مثال

عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ
فَقُلْتُ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ
فَقَالَتْ أَحْرُورِيَّةٌ أَنْتِ قُلْتُ لَسْتُ بِحَرْوَرِيَّةٍ وَلَكِنِّي أَسْأَلُ
قَالَتْ كَانَ يُصَيِّنَا ذَلِكَ فَنُؤْمِرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمِرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ .

حضرت معاذہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: کیا حائضہ عورت روزہ کی قضا کرے اور نماز کی قضا نہ کرے آخر اس کی کیا وجہ ہے۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کیا تم حروریہ (خوارج) میں سے تو نہیں ہو۔ میں نے کہا نہیں میں حروریہ نہیں ہوں بلکہ میں پوچھنا چاہتی ہوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یہ (حیض) ہم کو لاحق ہوتا تھا تو ہمیں روزہ کے قضا کا حکم دیا جاتا تھا نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔
(بخاری: مسلم: الجھن ۳۳۵۔ ابوداؤد: ترمذی: نسائی: ابن ماجہ،)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ
كُنَّا إِذَا صَعَدْنَا كِبْرَنَا وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے تھے۔ اور جب بلندی سے اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

(بخاری: الجہاد والسیر: التبیح اذا هبط واديا ۲۹۹۳)